احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 24 دسمبر 2001ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 24 دسمبر 2001ء 8 شوال 1422 ہجری - 24 فتح 1380 ھش جلد 51-86 نمبر 291

حرص دنیا کا خوف

حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

خدا کی قسم مجھے اس بات کا ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے بلکہ اس بات کا ڈر ہے کہ تم دنیا کی حرص و طمع میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرو گے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی غزوہ احد حدیث نمبر 3736)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دیکھو! یاد رکھنے کا مقام ہے کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا۔ یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں اور نہ صرف ان کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہوگی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو؛ ورنہ ادھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی برے خیالات اور حالات رہے تو اس سے کیا فائدہ؟ یقیناً مان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے اگر یہ نہیں ہے تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان ان سب گناہوں سے بچ سکے جو کہ اسے مصری پر چیونٹیوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں۔ مگر خوف ہی ایک ایسی شئے ہے کہ حیوانات کو بھی جب ہو تو وہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتے۔ مثلاً بلی جو کہ دودھ کی بڑی حریص ہے۔ جب اسے معلوم ہو کہ اس کے نزدیک جانے سے سزا ملتی ہے پرندوں کو جب علم ہو کہ اگر یہ دانہ کھایا تو جال میں پھنسے اور موت آئی' تو وہ اس دودھ اور دانہ کے نزدیک نہیں پھٹکتے۔ اس کی وجہ صرف خوف ہے۔ پس جبکہ لایعقل حیوان بھی خوف کے ہوتے ہوئے پرہیز کرتے ہیں تو انسان جو عقلمند ہے' اسے کس قدر خوف اور پرہیز کرنا چاہئے۔ یہ امر بہت ہی بدیہی ہے کہ جس موقعہ پر انسان کو خوف پیدا ہوتا ہے اس موقعہ پر وہ جرم کی جرأت ہرگز نہیں کرتا۔

مثلاً طاعون زدہ گاؤں میں اگر کسی کو جانے کو کہا جاوے' تو کوئی بھی جرأت کر کے نہیں جاتا حتیٰ کہ اگر حکام بھی حکم دیویں تو بھی ترساں اور لرزاں جائے گا اور دل پر یہ ڈر غالب ہوگا کہ کہیں مجھ کو بھی طاعون نہ ہو جاوے اور وہ کوشش کرے گا کہ مفوضہ کام کو جلد پورا کر کے وہاں سے بھاگے۔

پس گناہ پر دلیری کی وجہ بھی خدا کے خوف کا دلوں میں موجود نہ ہونا ہے۔ لیکن یہ خوف کیونکر پیدا ہو۔ اس کے لئے معرفت الٰہی کی ضرورت ہے۔ جس قدر خدا تعالیٰ کی معرفت زیادہ ہوگی اسی قدر خوف زیادہ ہوگا۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 95)

تحریک جدید کے وعدے
31 دسمبر تک مکمل کر لیں

حضرت مصلح موعود نے 26 نومبر 1943ء کو تحریک جدید کے دسویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

''میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس دعا سے نئے سال کی تحریک کا آغاز کرتا ہوں کہ اے خدا تو ہماری جماعت کے قلوب میں آپ قربانی کی تحریک پیدا فرما۔ اے خدا تو اپنے فرشتوں کو اس بات پر مامور فرما کہ جو لوگ قربانیاں کر کے وعدے کریں وہ اپنے وعدے کو جلد سے جلد پورا کر دیں۔

اے ہمارے رب تو ہمیں توفیق عطا فرما کہ اس ذریعہ سے جو مال ہمارے پاس جمع ہو اسے ہم نیک نیتی اور اخلاص سے خرچ کریں۔ ہم اپنی کسی بدی، غفلت اور نادانی کی وجہ سے اس مال کے استعمال کرنے میں کوئی خرابی پیدا نہ کریں۔ اے ہمارے رب ہم نے تیری محبت اور تیرے قرب کو حاصل کرنے کے لئے (دین) کی عمارت کی جو بنیاد رکھی ہے تو اپنے فضل سے اس بنیاد پر ہمیں ایک ایسی عظیم الشان عمارت بنانے کی توفیق عطا فرما جس کی بنیادیں تو زمین میں ہوں مگر اس کی چھت عرش بریں کے پائے کو بوسہ دے رہی ہو۔ تاکہ دنیا کے دکھیارے اور مصیبت زدہ اس عمارت میں آرام کا سانس لیں اور تیرے رسول، تیرے محبوب، تیرے پیارے خاتم النبیینؐ کے نام پر درود بھیجیں کہ اسی کی تحریکوں کے ذریعہ دنیا نے امن کا پیغام سنا۔ وہی ایک رسول ہے۔ جس کی تعلیم پر عمل کر کے انسان اور نفس کی لڑائی۔ انسان اور ہمسایہ کی لڑائی جو ہمیشہ دنیا کے امن برباد کرنے کا موجب رہی ہے۔ ختم ہو سکتی ہے۔ اور دنیا راحت اور آرام کا سانس لے سکتی ہے۔

پس اے خدا تو ہمیں اس پاک رسول کے نام کو بلند کرنے اور اس کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرما۔ تا بندے اور ہمسایہ کی لڑائی۔ بندے اور اس کے نفس کی لڑائی ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے۔ اور بندے اور خدا کے درمیان دائمی صلح ہو جائے۔

اس طرح دنیا کی تمام غلاظتیں۔ دنیا کے تمام گناہ مٹ جائیں اور تیرا نور چاروں طرف پھیلتا ہوا نظر آئے۔

(باقی صفحہ 7 پر)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

9

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

باآواز بلند تلاوت قرآن پاک

مکی دور میں چند صحابہؓ رسول جمع ہوئے اور دعوت الی اللہ کے حوالہ سے ذکر یہ چلا کہ ابھی تک ہم نے مخالفین کو قرآن شریف بلند آواز سے کبھی نہیں سنایا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بڑے شوق سے یہ پیشکش کی کہ وہ بذات خود اس خدمت کے لئے تیار ہیں۔ دیگر صحابہؓ کی یہ رائے تھی کہ اگر کوئی ایسا شخص یہ کام اپنے ذمہ لے جس کا قبیلہ دعوت الی اللہ کے اس متوقع مخالفانہ ردعمل کی صورت میں اس کا دفاع بھی کر سکے تو یہ زیادہ مناسب ہوگا۔ کیونکہ عبداللہ بن مسعود کے بارے میں انہیں زیادہ سخت ردعمل کا خدشہ تھا مگر عبداللہ بن مسعود فرمانے لگے آپ لوگ اس کا فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ خود میری حفاظت فرمائے گا۔ اور دوسرے دن چاشت کے وقت اس بہادر اور نڈر داعی الی اللہ نے خانہ کعبہ میں جا کر قریش کی مجلس کے قریب مقام ابراہیم پر سورہ رحمان کی تلاوت شروع کردی۔ پہلے تو وہ لوگ غور سے سنتے رہے پھر جب پتہ چلا کہ کلام پاک ان کو سنایا جارہا ہے تو وہ اٹھے اور حضرت عبداللہ بن مسعود کو آن دبوچا اور خوب ان کی پٹائی کی۔ مگر ابن مسعود ایک عجیب خداداد استقامت کے ساتھ تلاوت کرتے چلے گئے یہاں تک کہ سورہ رحمان کی تلاوت مکمل کر کے ہی واپس آئے صحابہؓ نے کہا کہ ہمیں اس مار پٹائی کا اندیشہ تھا۔ عبداللہ بن مسعودؓ بولے خدا کی قسم جب میں قرآن شریف کی تلاوت کر رہا تھا تو دشمن مجھے سخت بے حقیقت معلوم ہوتے تھے لہذا اگر کہو تو کل پھر سرداران قریش کے مجمع میں جا کر قرآن شریف کی تلاوت باآواز بلند سناؤں صحابہؓ نے کہا نہیں بس یہی کافی ہے۔

(اسدالغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلدنمبر3ص257مکتبہ اسلامیہ ریاض)

سخت تکلیف میں دعوت الی اللہ

حضرت شیخ محمود احمد عرفانی صاحب مرحوم تحریر فرماتے ہیں۔

منگلور کی بندرگاہ پر ایک بحری جہاز لنگر انداز ہوا۔ جہاز ساحل سے دو تین میل دور لنگر انداز ہوا تھا اور مسافروں کو کشتی کے ذریعے بندرگاہ تک آنا تھا۔

اس جہاز میں دین کے دو جاں نثار بزرگ مربی بھی تھے جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے پیارے (رفقاء) تھے اور ان میں سے ایک کی حالت ایسی تھی کہ نبض گر رہی تھی، رنگ زرد، چہرہ پر پسینہ اور آنکھیں بند تھیں۔ ان کے ساتھی کو اندیشہ تھا کہ شاید وہ زندہ کنارے تک پہنچ سکیں یا نہ۔ سمندر نے بھی اچانک طوفانی رنگ اختیار کرلیا۔ موج پر موج اٹھنے لگی۔ کشتی موج کے دھاروں پر اوپر نیچے اٹھنے بیٹھنے لگی اور خطرہ محسوس ہونے لگا کہ عنقریب اوپر سے دونوں دھاریں مل جائیں گی اور سب مسافر ہمیشہ کی نیند سو جائیں گے لیکن ان کے دل کو یہ تسلی تھی کہ وہ دین کے لئے نکلے ہیں اگر مر گئے تو قربان ہوں گے، رنج صرف تھا تو یہی کہ پیغام حق نہ دیا جا سکے گا۔ اس نازک وقت میں کشتی والوں نے شور مچایا: "یا بخاری شیئاللہ" یہ مشرکانہ آوازیں سن کر ہمارے بیمار مربی کی آنکھیں کھلیں۔ اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور پھر وہ خون سارے جسم میں دوڑ گیا۔ اس نے کڑک کر کہا یہ کیا بکتے ہو، بخاری ہمارے جیسا ایک آدمی تھا۔ یہ گرج سن کر کشتی والے سہم گئے اور مولانا کے منہ سے ایک تیز فوارے کی طرح کلام جاری ہو گیا۔ توحید اور پھر رسالت اور احمدیت کا وعظ ہونے لگا۔ آپ کی آواز چند آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ سمجھتا تھا مگر آپ نے ان پر اتمام حجت کر دی۔ اس حالت جوش نے ان کی اعصابی دردوں میں کمی کر دی تھی اور آپ بعد میں بخیریت کنارے پر پہنچ گئے۔

اس بزرگ کی خراب صحت کے پیش نظر ان کے لئے مرطوب ہوا، چاول اور مچھلی ناموافق تھی لیکن یہاں یہی غذا تھی۔ چنانچہ بیماری کے حملے شدت اختیار کر رہے تھے مگر اس شدید اعصابی تکلیف میں بھی دعوت الی اللہ جاری تھی۔ کئی آدمی کندھے دباتے مگر آرام نہ آتا۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ کی تکلیف کا نقشہ نہیں کھینچا جا سکتا۔ مباحثے، تقریریں اور قرآن کے درس جاری تھے۔ پھر خدا کی آزمائش اور بھی بڑھی۔ ورم سے تکلیف بہت زیادہ ہوگئی۔ بخار دن رات رہنے لگا۔ آپ چیخ کے ساتھ بے ہوش ہو جاتے۔ اس حالت میں بھی جب سننے والا آتا تو لیٹے ہی لیٹے دعوت الی اللہ کرنے لگتے اور کہتے کہ میں چاہتا ہوں کہ پیغام حق دیتے ہوئے ہی میری جان نکلے۔

پہلے اعصابی دورے تھے، پھر بخار ہوا، پھر یہ بیماری اور اس کے بعد انفلوئنزا ہو گیا۔ کئی کئی گھنٹے بے ہوش رہتے مگر جب افاقہ ہوتا تو لوگوں کو جمع کر کے سلسلہ کا پیغام دیتے۔ اس تکلیف میں چھ ماہ کا لمبا عرصہ گزر گیا مگر ایک منٹ کے لئے بھی ناشکری نہ کی اور نہ سلسلہ کی دعوت الی اللہ کو چھوڑا۔ انہوں نے یہ بے نظیر نمونہ دعوت الی اللہ میں قائم کیا اور باوجود شدت مرض کے بھی دعوت الی اللہ نہ چھوڑی۔

یہ ایمان افروز واقعہ ہمارے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک جاں نثار اور جانباز بہادر مجاہد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے پیارے (رفیق) اور دعاگو بزرگ اور ولی اللہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا ہے۔

(بحوالہ احمدیہ گزٹ ٹورانٹو اکتوبر 98ء)

جماعت احمدیہ نائجیریا کے زیر انتظام

Apata سرکٹ میں فری میڈیکل کیمپ

رپورٹ: محمود احمد صاحب مربی سلسلہ نائجیریا

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ نائجیریا کو فری میڈیکل کیمپ لگانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ میڈیکل کیمپ Apata سرکٹ کی دو نئی جماعتوں Ibo-Ora اور Tapa میں منظم کئے گئے۔

میڈیکل کیمپوں کی افتتاحی تقریبات 17 جون بروز اتوار صبح دس بجے ایک بڑے سکول میں شروع ہوئیں۔ اس سے قبل مختلف ذرائع سے بار بار اطلاعات اور اعلانات کے ذریعہ علاقہ کے لوگوں کو کیمپ کے بارہ میں باخبر کیا گیا۔

چنانچہ افتتاحی تقریب میں شہر کے چیف اور معززین شہر تشریف لائے۔ اس پروگرام کے لئے گورنر آف اویوسٹیٹ (Oyo State) کو بھی مدعو کیا گیا جن کی نمائندگی منسٹری آف ہیلتھ کی ڈائریکٹر الحاجہ جلیلۃ فیملایو (Alhaja Jalalat Familayo) نے کی۔

جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے الحاجہ نے کہا کہ جماعت احمدیہ واحد (۔) تنظیم ہے جو مسلسل کئی سالوں سے بنی نوع انسان کی انتھک خدمت کر رہی ہے۔ جماعت کی خدمات کو مزید سراہتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ درحقیقت احمدیت کے ذریعہ ہی ہمیں دینی تعلیمات سے آگاہی ہوئی اور دین کی صحیح رنگ میں تصویر نمایاں ہوئی ہے۔

اہالیان شہر نے بڑی گرمجوشی سے میڈیکل ٹیم کا استقبال کیا۔ شہر کے چیف نے جماعت کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ نہ صرف روحانی بلکہ جسمانی صحت کیلئے بھی مسلسل کوششیں کرتی رہتی ہے۔

شہر کے چیف نے پورے علاقہ کی طرف سے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید کہا کہ جماعت کی خدمات سے اہل علاقہ کو بہت فائدہ ہوا ہے اور ہم سب آپ لوگوں کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ نائجیریا میں کوئی جماعت اس طرح لوگوں کی خدمات نہیں کر رہی جیسے کہ جماعت احمدیہ دن رات مصروف ہے۔ چیف نے کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ جماعت احمدیہ ہمارے پاس آئی، ہم میں ہے اور ہمیشہ ہم میں رہے گی۔

شہر کے باقی چیفس نے بھی جماعت کی تعلیمی اور طبی خدمات کو سراہا اور مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

مربی انچارج نائجیریا مولانا عبدالخالق نیر صاحب نے جوابی تقریر میں دین کی اعلیٰ تعلیمات پر روشنی ڈالی اور مختلف اختلافی مسائل کو عمدہ طریق سے واضح کیا۔ آخر پر آپ نے شہر کے چیف اور معززین شہر کا شکریہ ادا کیا اور میڈیکل کیمپ کا افتتاح اجتماعی دعا سے کروایا۔

میڈیکل ٹیم

اس میڈیکل کیمپ میں سات ڈاکٹروں نے حصہ لیا جنہیں دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ ان میں ڈاکٹر ایل، اے، اوموئیلے صاحب (Dr.L.A.Omoyele)، مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ طاہر صاحب احمدیہ ہسپتال اپاپا، مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب احمدیہ ہسپتال اجوکورو کے علاوہ علاقہ کے چار مسلمان ڈاکٹروں نے بھی شرکت کی۔

میڈیکل کیمپس

Ibo-Ora اور Tapa دونوں جگہوں پر صبح دس بجے سے شام پانچ بجے تک مریضوں کا رش رہا۔ دونوں جگہوں پر فری ڈسپنسری کا انتظام تھا اور مریضوں کو مفت دوائیاں بھی دی گئیں۔

بعض غیر از جماعت دوستوں نے اس بات کا اظہار بھی کیا کہ ہم سنتے تھے کہ صرف عیسائی ڈاکٹرز میڈیکل کیمپ کے ذریعہ سے لوگوں کی خدمت کرتے ہیں، کسی اور جماعت نے یہ کام نہیں کیا۔ یہ صرف احمدیہ جماعت ہی ہے جس نے ثابت کیا ہے کہ (۔) جماعت بھی اس میدان میں عوام کی خدمت کر رہی ہے۔

الحمدللہ یہ پروگرام شام پانچ بجے بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔

(الفضل انٹرنیشنل 21 ستمبر 2001ء)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سیدنا حضرت مصلح موعود اور قائداعظم محمد علی جناح

یادگار ملاقاتیں - پختہ رابطے اور تاریخی خط و کتابت

محترم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

قسط سوم آخر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا قائداعظم کے نام دوسرا خط

(ترجمہ)۔

''قادیان 27 اکتوبر 1946ء

ڈیئر مسٹر ایم۔اے جناح

.........قلمدان وزارت کی نئی تشکیل کا اعلان ہو چکا ہے۔ اگرچہ ان کی تقسیم منصفانہ اور معقول نہیں ہے۔ تاہم میں آپ کو کامیاب مساعی پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بعض اہم وزارتیں مثلاً دفاع امور خارجہ امور داخلہ وغیرہ ہم اب بھی کانگرس کے ہاتھوں میں ہیں ان میں سے خصوصاً ایک یعنی دفاع یا رسد کا محکمہ مسلم لیگ کو تفویض کرنا چاہئے تھا تاہم مسلم لیگ کے نمائندے آپ کی ہدایت کے تابع رہیں گے اور اس وقت تک تندہی اور محنت سے کام کرتے رہیں گے جب تک مسلمانوں کے حقوق کا کلی طور پر تحفظ نہیں ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عظیم مساعی میں برکت ڈالے اور صحیح رستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

آپ کا مخلص (دستخط)

مرزا بشیر الدین محمود احمد

قائداعظم کا آخری سفر انگلستان اور جماعت احمدیہ کی طرف سے استقبالیہ

جناب قائداعظم اپنی زندگی میں آخری بار 3 دسمبر 1946ء کو وائسرائے لارڈ ویول اور مسلم لیگ اور کانگرس کے لیڈروں کے ساتھ انگلستان تشریف لائے اور گیارہ روز کے بعد 15 دسمبر کو عازم وطن ہوئے۔ اس دوران مسٹر ایٹلی وزیراعظم سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ بعدازاں آپ نے گول میز کانفرنس میں شرکت فرمائی۔ نیز کنگز وے ہال میں خطاب فرمایا۔

انہی ایام میں جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے آپ کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر استقبالیہ دیا گیا جس کا علم بہت کم لوگوں کو ہے۔

اس تاریخی استقبالیہ کی تفصیلی روداد چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق مجاہد انگلستان کے قلم سے ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

''قیام پاکستان سے پہلے جب لارڈ ویول ہندوستان کے وائسرائے اور گورنر جنرل تھے وہ ہندوستانی لیڈروں (بشمول قائداعظم) کو ساتھ لے کر برطانوی حکومت سے گفت و شنید کے لئے لندن گئے۔ ان دنوں لندن میں مسٹر کرشنا مینن (جو بعد میں لندن میں بھارت کے ہائی کمشنر مقرر ہوئے) کی سربراہی میں ایک سیاسی تنظیم ''انڈیا لیگ'' بڑی سرگرم ہوا کرتی تھی۔ اس تنظیم نے پنڈت نہرو اور ان کے رفقاء سردار پٹیل اور سردار بلدیو سنگھ کے اعزاز میں استقبالیوں کا انتظام کیا۔ جس کی غرض کانگرس کے موقف کی وسیع پیمانے پر اشاعت تھی مگر مسلمانوں پر جمود کا عالم طاری تھا۔ مسلم لیگ کی ایک برطانوی شاخ تھی جس کے صدر چوہدری محمد علی صاحب تھے۔ مگر وہ آئرلینڈ کے کسی گاؤں میں رہتے تھے۔ مسلمان انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے۔ اس لئے یہ تنظیم فعال نہ تھی۔ سلہری صاحب جو اس وقت نوجوان تھے، پاکستان کے لئے جوش رکھتے تھے۔ صحافت کی وادی خارزار میں چند سال پہلے قدم رکھ چکے تھے۔ اور ابھی جماعت احمدیہ سے بہت دور بھی نہیں ہوئے تھے۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ (جو اس وقت جماعت احمدیہ کی بیت فضل لندن کے امام تھے کے پاس گئے ان سے پہلے مولانا جلال الدین صاحب شمس کے زمانہ امامت میں بھی ان سے تعلق رکھتے تھے) اور ان سے بڑے دردمند دل کے ساتھ کہا کہ ہندوؤں نے تو کانگرس کے موقف کی اشاعت کا انتظام کرایا ہے۔ مگر مسلمان سوئے ہوئے ہیں، کچھ نہیں کر رہے۔ وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔ نظریہ پاکستان کی اشاعت کے لئے کچھ کرنا چاہئے۔ آپ بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

چنانچہ باجوہ صاحب کے ساتھ صلاح مشورہ کے بعد یہ طے پایا کہ قائداعظم کے اعزاز میں بھی استقبالیہ دیا جائے۔ جماعت احمدیہ کے مشن ہاؤس میں بیٹھ کر آل انڈیا مسلم لیگ کی لندن برانچ تشکیل دی گئی اور سلہری صاحب کو اس کا جنرل سیکرٹری اور شفیع خان (جو ایسٹ اینڈ میں کاروبار کرتے تھے) کو صدر بنایا گیا۔

سٹیشنری چھپوائی گئی اور قائداعظم کے اعزاز میں Caxton Hall میں ایک استقبالیہ کا انتظام کیا گیا۔ اب سوال پیدا ہوا کہ انگریز مقرر کہاں سے آئیں جو نظریہ پاکستان کی تائید کریں۔ یہ فرض بھی باجوہ صاحب کے سپرد ہوا۔ انہوں نے مسٹر ہیولینسٹڈ (Mr. Hugh Linstead. MP.(Cons) اور مسٹر ہیکٹر ہیوز (Mr. Hector Hughes K.C.M.P.(Lab) کو آمادہ کیا۔ سلہری صاحب سٹیج پر قائداعظم کے ساتھ بیٹھے تھے۔ پہلی تقریر مسٹر لینسٹڈ کی تھی اور دوسری مسٹر ہیکٹر ہیوز کی۔ دونوں کی تقاریر کا مفہوم یہ تھا کہ '' ہم تو پاکستان نہیں گئے مگر (بیت) فضل میں اکثر پاکستان کا چرچا ہوتا ہے۔ اور گاہے گاہے وہاں سر ظفر اللہ خان صاحب سے تبادلہ خیال کا موقع ملتا ہے۔ جس سے ہم سمجھتے ہیں کہ Pakistan is Feasible اور قائداعظم نے نظریہ پاکستان کی تاریخی پس منظر میں وضاحت کی۔

جدوجہد آزادی کے اہم موڑ پر قائداعظم کی لندن میں آخری تقریر تھی۔ سلہری صاحب نے بھی تقریر کی۔ قائداعظم نے ہندوستان واپسی سے پہلے لندن میں ایک ''انفارمیشن سنٹر'' کا قیام فرمایا۔

(ہفت روزہ ''لاہور'' 28 دسمبر 1980ء صفحہ 2)

جناب حافظ قدرت اللہ صاحب مرحوم مجاہد انگلستان اور سوئٹزرلینڈ جو 45ء۔46ء میں انگلستان میں بیت الفضل میں قیام فرما تھے۔ قائداعظم کی 1946ء کی آمد کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

1946ء میں جب قائداعظم محمد علی جناح صاحب انگلستان اس غرض کے لئے تشریف لائے کہ وہ پاکستان کے قیام کے بارے میں یہاں کے لوگوں کو صحیح تصور دے سکیں تو یہاں ان کے ایک خاص لیکچر کا کیکسٹن ہال میں انتظام کرایا گیا۔ اس وقت ان انتظامات میں احمدیہ مشن انگلستان نے نمایاں کردار ادا کیا۔ یہاں کے مسلم لیگ والے تو گھر سے ہار بھی لے کر نہیں آئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے چند ایک ہار مکرم جناب مشتاق احمد باجوہ صاحب امام (بیت الفضل) لندن سے لئے۔ اس میں نمایاں کردار ادا کرنے کا ایک اور ثبوت یہ ہے کہ قائداعظم کے لیکچر سے قبل جس شخص نے تلاوت کی وہ بھی لندن مشن ہی کا ممبر تھا اور یہ اعزاز اس عاجز کے حصہ میں آیا۔

(جناب حافظ قدرت اللہ کے خط سے اقتباس جو خاکسار کے پاس محفوظ ہے)

قیام پاکستان کے وقت جماعت احمدیہ نے مکمل طور پر مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔ قیام پاکستان کے دن قریب آ رہے تھے اور مسلمانوں کے سب سے بڑے صوبہ پنجاب میں یونینسٹ پارٹی کی حکومت تھی جس کے وزیراعظم سر خضر حیات تھے۔ ان کو اسمبلی میں اکثریت حاصل تھی۔ پنجاب میں غیر مسلم لیگی حکومت کا قیام ایک بڑی روکاٹ تھا۔ چنانچہ قائداعظم کے مشورہ پر پنجاب مسلم لیگ نے خضر حیات سے گفتگو شروع کی مگر کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ ان مشکل حالات میں حضرت فضل عمر کے ارشاد پر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب لاہور تشریف لے گئے اور ملک خضر حیات کو مخلصانہ مشورہ دیا کہ وہ مستعفی ہو کر پاکستان کیلئے راستہ صاف کر دیں۔ چنانچہ چوہدری صاحب کی تحریک پر 2 مارچ 1947ء کو ملک خضر حیات مستعفی ہو گئے۔

چنانچہ انگریزی اخبار ٹریبیون نے یہ خبر دیتے ہوئے لکھا:۔

ترجمہ:۔

''معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ خضر حیات صاحب نے یہ فیصلہ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے مشورہ اور ہدایت کے مطابق کیا ہے''

(اخبار ٹریبیون 5 مارچ 1947ء)

اخبار ملاپ نے مورخہ 20 فروری 1951ء کو لکھا

''یہ ایک واضح بات ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے خضر حیات کو مجبور کر کے اس سے استعفیٰ دلایا۔ خضر حیات کا استعفیٰ مسلم لیگ کی وزارت بننے کا پیش خیمہ تھا۔ اگر خضر حیات کی وزارت نہ ٹوٹتی تو آج پنجاب کی یہ حالت نہ ہوتی''۔

خضر حیات وزارت کے استعفیٰ کے

بارے میں خط وکتابت

مرزا بشیر الدین محمود احمد کی طرف سے ایم۔اے جناح کے نام

F-200/1

آن بورڈ دی کراچی میل

2 مارچ 1947ء

ڈیئر ایم اے جناح

(سلام)

جیسا کہ میں نے آپ سے کہا تھا جب ہم دہلی میں ملے تھے۔ کہ میرا یہ قطعی امپریشن ہے کہ مناسب وقت پر سر خضر حیات خان کو مسلم لیگ میں شمولیت پر راضی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے میری اس سکیم کو بعض واقعات نے کچھ عرصے کے لئے خراب کر دیا۔ تاہم اب ایم ایم جی کے نئے ڈیکلریشن کے بعد سر ایم ظفر اللہ خان نے سر خضر حیات سے ملاقات کی اور ان پر زور دیا کہ اس نازک وقت میں وہ اپنی قوم کے مفادات سے پیچھے نہ رہیں۔ ملک صاحب نے اس پر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے کہا کہ وہ لاہور آئیں چونکہ میں بھی، اپنے دورہ سندھ پر جاتے ہوئے، ایک رات کے لئے وہاں رک رہا تھا۔ لہٰذا سر محمد ظفر اللہ کل وہاں آئے اور میرے ساتھ اس معاملے پر بات چیت کی۔ اس کے بعد گزشتہ رات انہوں نے ملک صاحب اور قزلباش صاحب (نواب سر مظفر علی قزلباش) سے ایک طویل ملاقات کی۔ انہوں نے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ سر محمد ظفر اللہ خان نے مجھے ملک صاحب کا اعلان دکھایا ہے۔ یہ اعلان ان کی گورنر سے ملاقات کے بعد آج رات یا کل شائع ہو جائے گا میں دعا کرتا ہوں کہ اب اور کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے۔

اب آپ کے پاس اپنے مخالفوں سے مسلم حقوق کے حصول کیلئے ایک زبردست ہتھیار آ گیا ہے۔ اب صرف صوبہ سرحد کا معاملہ باقی رہ گیا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ اس کی صورت حال کا جائزہ لے سکوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کو اس ضمن میں کسی اور طرف سے بھی مدد مل سکے گی لیکن اس سے زیادہ بات خط میں بیان نہیں کی جا سکتی۔ شاید اپریل میں دہلی میں ملاقات ہو۔

آپ کا مخلص

مرزا۔ بی۔ محمود احمد

امام جماعت احمدیہ

پس تحریر سندھ میں قیام کے دوران میرا ایڈریس یہ ہوگا:۔

ناصر آباد ضلع تھرپارکر سندھ

جب وزیر اعظم پنجاب خضر حیات نے استعفیٰ دے دیا تو محترم مولانا عبدالرحیم درد صاحب ناظر امور عامہ نے قائد اعظم کو مبارکباد دی تو قائد اعظم نے جماعت احمدیہ کی اس کوشش کا بہت شکریہ ادا کیا اور فرمایا:۔

آپ نے نہایت آڑے وقت میں ہماری مدد کی ہے اور کہا

I Can never forget it.

کہ میں اسے کبھی نہیں بھول سکتا۔

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی بیعت 25 دسمبر 1930ء

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب

"میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی ہے کہ میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کی بیعت کے حالات دوستوں تک پہنچاؤں اور چونکہ آپ کی بیعت میرے سامنے ہوئی تھی اور خدا کے فضل وکرم سے میرا بھی اس میں کسی قدر تعلق تھا۔ اس لئے یہ سارا واقعہ میرا چشم دید ہے جو امید ہے دوستوں کے لئے دلچسپی اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا۔

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم اپنی لمبی بیماری کے ابتداء میں جو انہیں پنشن کے کچھ عرصہ بعد لاحق ہو گئی تھی۔ لاہور میں تشریف فرما تھے اور پہلے پہل ان کے مرض کا علاج معالجہ ہوتا رہا۔ مگر کچھ عرصہ بعد آپ قادیان تشریف لے آئے۔ یہاں بھی علاج معالجہ کا سلسلہ جاری رہا۔ لیکن اگر اس کا کچھ فائدہ بیان کیا جا سکتا ہے تو صرف اس قدر کہ مرض نے زیادہ تدریجی رنگ اختیار کر لیا۔ مرزا صاحب مرحوم کی بیماری کی کیفیت یہ تھی کہ ٹانگوں پر سختی واقع ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے تھوڑے وقت کے لئے بھی سیدھے کھڑے نہ رہ سکتے تھے۔ بلکہ آگے کی طرف قدم لینے پر مجبور ہو جاتے تھے اور وہ بھی اس طرح جیسے کوئی لڑکھڑا رہا ہے۔ لیکن یہ طاقت بھی آہستہ آہستہ مفقود ہو گئی اور آپ چارپائی پر لیٹنے پر مجبور ہو گئے۔

اس لمبی اور آخری بیماری کے دوران میں خاکسار کو بھی بہت کچھ طبی خدمات کا موقعہ ملتا رہا۔ میں نے مرزا صاحب مرحوم کو کبھی مغموم نہ پایا۔ اور اکثر لطائف کے رنگ میں بات کرتے تھے۔ ایک روز خاکسار نے مندرجہ ذیل رویا حضرت مرزا صاحب مرحوم کو سنایا۔

خاکسار نے 12 رمضان 1930ء جب کہ میں نماز فجر کے بعد لیٹ گیا تھا۔ رویا میں دیکھا کہ قادیان میں شور بپا ہے اور اعلان سا ہو رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود (دوبارہ دنیا میں) آ رہے ہیں اور لوگ حضور کے استقبال کی تیاریاں کر رہے ہیں پھر دیکھا کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی جن کے ہمراہ اس وقت صرف یہ ناچیز راقم ہے۔ حضرت مسیح موعود کے استقبال کے لئے چوک بیت مبارک سے ریلوے سٹیشن سے آنے والے راستہ کی طرف بڑھے ہیں۔ اور ابھی تھوڑا سا آگے بڑھے ہیں کہ حضرت مسیح موعود سامنے سے تشریف لاتے ہوئے اس مقام پر نظر آئے جو کہ حکیم مولوی قطب الدین صاحب کے مطب کے سامنے ہے۔ اس وقت حضور نے نہایت سفید نقاب پہنا ہوا ہے۔ جس کو حضور نے جب اتارا تو حضور کا چہرہ مبارک ایسا منور نظر آیا جس کی مثال بیان نہیں کی جا سکتی۔ اس وقت تھوڑے توقف کے بعد پہلے حضرت خلیفۃ المسیح نے مصافحہ کیا۔ اور اس کے بعد خاکسار راقم نے۔ حضور پرنور نے خاکسار کے ہاتھ کو کچھ زیادہ دیر تک اپنے ہاتھ میں تھامے رکھا۔ ابھی میرا ہاتھ حضور کے ہاتھ میں ہی تھا کہ ایک طرف تو حضور کی شکل میں کچھ تبدیلی نظر آئی۔ اور حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی شبیہ سے کچھ مشابہ ہو گئی۔ اور دوسری طرف میرے دل میں بھی یہ خیال آنے لگا کہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب لاہور میں بیمار تھے۔ وہ تندرست ہو کر آئے ہیں۔ مگر یہ خیال زیادہ غالب نہ آیا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔ اس وقت جب میں نے یہ خواب دیکھا۔ تو میرا بدن خوشی کے اثر سے جو رویا کی حالت میں پہنچی تھی۔ چارپائی پر تھرتھرا رہا تھا۔ اور رویا کے وقت کی خوشی کا اندازہ بجز اس مثال کے نہیں لگایا جا سکتا کہ جس طرح حضرت مسیح موعود کی وفات کے وقت غم اور اندوہ پہنچا تھا۔ اور جو شدت اس کی تھی اس کے مقابل پر اس وقت خوشی کی شدت تھی۔ جب میں نے یہ رویا حضرت مرزا صاحب کو سنایا تو آپ اسے سن کر بہت مغموم ہو گئے۔ اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور رقت قلب کے ساتھ خاکسار سے مخاطب ہوئے کہ:

"ڈاکٹر صاحب میرے لئے دعا کریں کہ میں بھی انسانوں میں داخل ہو جاؤں"۔

یہ الفاظ کچھ ایسے رنگ میں کہے تھے کہ میرے دل پر ان کا بہت گہرا اثر ہوا۔

علاج معالجہ کا سلسلہ جاری رہا۔ اور میں ان کی خدمت میں وقتاً فوقتاً حاضر رہتا۔ اور کبھی سلسلہ احمدیہ کا تذکرہ بھی ہو جاتا۔ آخر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ دن لے آیا کہ مرزا صاحب مرحوم اپنے اہل خانہ کی تحریک پر بیعت کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ اور مرزا صاحب کے اہل خانہ کی طرف سے خاکسار کو بلایا گیا کہ میں حضرت صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) کی خدمت میں عرض کر کے حضور کو بلا لاؤں تاکہ حضور مرزا صاحب مرحوم کی بیعت لے لیں اس وقت مجھے بے حد خوشی پہنچی۔ اور خدا کی قدرت کا نظارہ سامنے آ گیا کہ بڑا بھائی چھوٹے بھائی کے ہاتھ پر خدا کی راہ میں بکنے لگا ہے۔ میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں حضرت مرزا صاحب کے ہاں تشریف لے جانے اور بیعت لینے کے لئے عرض کیا۔ حضور اسی وقت میرے ہمراہ حضرت مرزا صاحب کے مکان پر تشریف لے آئے۔ اور اس کمرہ میں تشریف لے گئے جہاں مرزا صاحب بستر علالت پر تھے۔ مرزا صاحب کی طبیعت اس وقت اچھی تھی۔ کوئی بخار وغیرہ یا کسی قسم کا عارضہ نہ تھا۔ بجز اس تدریجی کمزوری کے جو لاتوں میں پیدا ہو گئی تھی۔ اور شدید قبض کی شکایت تھی۔ آپ اسی حالت میں لاتوں کی

باقی صفحہ 6 پر

قائد اعظم کی وفات پر

تعزیتی بیان

حضرت فضل عمر کے قائد اعظم محمد علی جناح سے روابط کا سلسلہ قائد اعظم کی زندگی تک جاری رہا۔ 11 ستمبر 1948 کو جب قائد اعظم انتقال فرمائے تو حضرت فضل عمر نے بانی پاکستان قائد اعظم کی وفات پر درج ذیل تعزیتی بیان جاری فرمایا:۔

میں پاکستان کے تمام احمدیوں کی طرف سے قائد اعظم محمد علی جناح کی وفات پر انتہائی رنج وغم کا اظہار کرتا ہوں۔ یہ نقصان اکیلے پاکستان کا ہی نہیں بلکہ تمام دنیائے اسلام کا مشترکہ نقصان ہے کیونکہ اس انتہائی نازک دور میں قدرتی طور پر تمام عالم اسلام کی نگاہیں امداد کے لئے پاکستان اور قائد اعظم کی عظیم شخصیت کی طرف ہی اٹھتی تھیں۔ خدا تعالیٰ قائد اعظم کے کام میں برکت ڈالے اور پاکستان اور تمام باشندگان پاکستان پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ بڑے لوگ اپنے کارناموں کی وجہ سے ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہر سچا پاکستانی اپنی رہنمائی کیلئے آپ کے اصولوں کو پیش نظر رکھے گا۔ اور ذاتی خواہشات اور ذاتی مفاد سے بالا ہو کر اپنی زندگی کو از سر نو اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کیلئے وقف کر دے گا۔ میں آپ کو یقین دلاتا کہ پاکستان کے احمدی پاکستان کو مضبوط اور طاقتور بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور اپنی طرف سے اس کی خدمت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں گے۔

(الفضل 12 ستمبر 1947ء)

معرکہ نہاوند اور حضرت نعمانؓ بن مقرن کی شہادت

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر

حضرت عمرؓ کے عہد مبارک میں ساسانی ایمپائر پر فتح تین زبردست معرکوں کا نتیجہ تھی معرکہ قادسیہ، معرکہ جلولاء اور معرکہ نہاوند۔ معرکہ نہاوند ساسانیوں کی آخری کوشش تھی اور اس کے لئے انہوں نے اپنی تمام تر طاقت اکٹھی کر لی تھی۔ حضرت عمرؓ نے اپنے لشکر کا امیر حضرت نعمانؓ بن مقرن کو مقرر فرمایا تھا۔ لشکر کے مقدمہ پر نعیم بن مقرن مقرر تھے۔ بازوؤں کی کمان حذیفہؓ بن یمان اور سوید بن مقرن کے ہاتھ میں تھی۔ مجردہ کے افسر قعقاع بن عمرو تھے اور لشکر کا پچھلا حصہ مجاشع کی سرکردگی میں تھا۔

ابتدائی جھڑپیں شروع ہو گئی تھیں مگر میدان جنگ کی صورتحال مسلمانوں کے لئے سخت ضرر رساں تھی کیونکہ دشمن خندقوں قلعوں اور مکانوں کی وجہ سے محفوظ تھا۔ مسلمان کھلے میدان میں تھے تو دشمن جب اپنے لئے مناسب دیکھتا اچانک باہر نکل کر حملہ کر دیتا اور پھر واپس اپنے محفوظ مقامات میں داخل ہو جاتا۔

اسلحہ کے لحاظ سے دشمن کی یہ حالت تھی کہ ایک راوی کا بیان ہے کہ میں نے انہیں ایک جگہ گزرتے ہوئے دیکھا ایسے معلوم ہوتے تھے گویا لوہے کے پہاڑ ہیں۔

ان حالات کو دیکھ کر حضرت نعمانؓ بن مقرن نے ایک مجلس مشورہ منعقد کی جس میں لشکر کے تجربہ کار اور باتدبیر لوگوں کو بلوایا اور ان کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

’’آپ لوگ دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح دشمن اپنے قلعوں، خندقوں اور عمارتوں کی وجہ سے محفوظ بیٹھا ہے جب اس کی مرضی ہوتی ہے باہر نکلتا ہے اور مسلمان اس وقت تک اس سے لڑائی نہیں کر سکتے جب تک خود اس کی مرضی باہر نکل کر مقابلہ کرنے کی نہ ہو۔ ادھر دشمن کو امدادی کمک بھی مسلسل پہنچ رہی ہے آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم لوگ اس صورت حال میں کس مشکل میں مبتلا ہیں۔ اب کیا طریق اختیار کیا جائے کہ دیر کئے بغیر ہم دشمن کو کھلے میدان میں آ کر مقابلہ کیلئے مجبور کر دیں۔

سپہ سالار کی بات سن کر اس مجلس کے سب سے عمر رسیدہ شخص عمرو بولے:۔

وہ قلعوں میں محصور ہیں اور محاصرہ لمبا ہو رہا ہے اور یہ امر ہمارے لشکر کی نسبت دشمن پر زیادہ گراں اور تکلیف دہ ہے۔ اس لئے آپ اسی طرح چلنے دیجئے اور محاصرہ لمبا کرتے چلے جائیے۔ ہاں ان میں جو لڑنے نکلتے ہیں ان سے مقابلہ جاری رکھا جائے۔

مگر عمرو کی یہ تجویز مجلس نے منظور نہ کی۔

اس کے بعد عمرو بن معدیکرب نے کہا:

گھبرانے اور ڈرنے کی کوئی بات نہیں پوری طاقت سے آگے بڑھ کر دشمن پر حملہ کیا جائے۔

مگر یہ تجویز بھی رد کر دی گئی۔ تجربہ کاروں نے یہ اعتراض کیا کہ آگے بڑھ کر حملہ کرنے کی صورت میں ہمیں انسانوں سے مقابلہ نہیں کرنا پڑتا بلکہ دیواروں سے ٹکر لینی پڑتی ہے۔ یہ دیواریں ہمارے خلاف دشمن کو مدد دیتی ہیں۔ اس پر طلیحہ کھڑے ہوئے اور بولے:۔

میرے نزدیک ان دونوں صاحبوں کی رائے درست نہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ ایک چھوٹا رسالہ دشمن کی طرف بھیجا جائے جو قریب جا کر تیر اندازی کر کے کچھ لڑائی بھڑکانے کی صورت پیدا کرے۔ اس رسالہ کے مقابلہ کے لئے دشمن باہر نکلے گا اور ہمارے رسالہ کا مقابلہ کرے گا اس صورت میں ہمارا رسالہ پیچھے ہٹنا شروع کر دے اور یہ ظاہر کرے کہ گویا شکست کھا کر بھاگ رہا ہے۔ امید ہے کہ دشمن فتح کی طمع میں باہر نکلے گا اور جب وہ باہر کھلے میدان میں آ جائے گا تو ہم اس سے اچھی طرح نپٹ لیں گے۔

حضرت نعمانؓ نے یہ تجویز منظور کر لی اور حضرت قعقاع کے سپرد کیا کہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنائیں انہوں نے طلیحہ کی تجویز پر عمل کیا اور بعینہٖ ویسا ہی ظہور میں آیا۔ جو طلیحہ کا خیال تھا۔ قعقاع آہستہ آہستہ بظاہر نظر شکست کھا کر پیچھے ہٹتے چلے گئے اور دشمن کا لشکر فتح کے نشہ میں بڑھتا چلا آیا حتیٰ کہ سب اپنے قلعوں سے باہر نکل آئے صرف دروازوں پر مقرر کردہ پہرہ دینے والے سپاہی اپنے محفوظ مقامات میں اندر رہ گئے۔

دشمن کی فوج اپنی مستحکم پوزیشنوں سے باہر آ کر بڑھتے بڑھتے اصل اسلامی لشکر سے اس قدر قریب آ گئی کہ اس کے تیروں سے بعض مسلمان زخمی ہو گئے۔ مگر حضرت نعمانؓ نے ابھی عام مقابلہ کی اجازت نہ دی۔

حضرت نعمانؓ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپؓ کا عام معمول یہ تھا کہ اگر صبح جنگ شروع نہ ہوتی تو پھر زوال کے بعد لڑائی کا اقدام فرماتے جب گرمی کی شدت کم ہو جاتی اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگتی۔ حضرت نعمانؓ کے بعض ساتھی مقابلہ کے لئے بے قرار تھے اور دشمن کے تیروں سے کچھ لوگوں کے زخمی ہو جانے کی وجہ سے یہ جوش وخروش اور بھی بڑھ گیا تھا وہ سپہ سالار لشکر کی خدمت میں جا کر اجازت مانگتے اور آپ کہتے ذرا انتظار کرو حضرت مغیرہؓ بن شعبہ بے قرار ہو کر بولے میں ہوتا تو مقابلہ کی اجازت دے دیتا۔ حضرت نعمانؓ نے جواب دیا ذرا دیر اور صبر کرو بے شک آپ جب امیر تھے تو عمدہ انتظام کرتے تھے مگر آج بھی خدا ہمیں اور آپ کو رسوا نہ کرے گا جو چیز آپ جلدی حاصل کرنا چاہتے ہیں ہمیں اس کو تحمل سے کام لے کر حاصل کرنے کی امید ہے۔

جب دوپہر ڈھلنے کو تھی تو حضرت نعمانؓ گھوڑے پر سوار ہوئے اور سارے لشکر کا چکر لگایا۔ اور ہر جھنڈے کے پاس کھڑے ہو کر نہایت پر جوش تقریر کی اور نہایت دردناک الفاظ میں اپنی شہادت کے لئے دعا کی جس کو سن کر لوگ رونے لگے۔

اس کے بعد آپ نے ہدایت کی کہ میں تین مرتبہ تکبیر کہوں گا اور ساتھ ہی جھنڈا ہلاؤں گا پہلی مرتبہ ہر شخص مستعد ہو جائے دوسری دفعہ ہتھیار تول لے اور دشمن پر ٹوٹ پڑنے کے لئے بالکل تیار ہو جائے تیسری مرتبہ تکبیر کہنے اور جھنڈا ہلانے کے ساتھ ہی میں دشمن کی صفوں پر جا پڑوں گا تم میں سے ہر شخص اپنے مقابل کی صفوں پر حملہ کرے۔ اس کے بعد دعا کی کہ:۔

اے خدا اپنے دین کو عزت دے
اور اپنے بندوں کی نصرت فرما
اور اس کے بدلہ میں نعمانؓ کو پہلا شہید ہونے کی توفیق عنایت کر

حضرت نعمانؓ نے تیسری تکبیر کہی تھی کہ مسلمان دشمن کی صفوں پر ٹوٹ پڑے راوی کہتا ہے کہ جوش کا یہ عالم تھا کہ کسی ایک کے متعلق بھی یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ مرے یا فتح حاصل کئے بغیر واپس جانے کا خیال بھی رکھتا ہو نعمانؓ جھنڈا لئے خود اس تیزی سے دشمن پر لپکے کہ دیکھنے والوں کو یوں معلوم ہوتا تھا کہ جھنڈا نہیں بلکہ کوئی عقاب جھپٹا مار رہا ہے غرض مسلمان تلواریں لے کر یکجائی طور پر حملہ آور ہوئے مگر دشمن کی صفیں بھی اس ریلے کے سامنے جمی ہوئی تھیں اور لوہے کے لوہے سے ٹکرانے سے سخت شور بپا تھا۔ زمین پر خون بہنے کی وجہ سے مسلمان شاہسواروں کے گھوڑے پھسلنے لگے حضرت نعمانؓ زخمی ہو گئے اور آپ کا گھوڑا بھی پھسلا اور آپ زمین پر گر پڑے اپنی سفید قبا اور ٹوپی کی وجہ سے آپ نمایاں طور پر نظر آ رہے تھے۔ آپ کے بھائی نعیم بن مقرن نے آپ کو گرتے دیکھا تو کمال ہوشیاری سے جھنڈا گرنے سے قبل ہی اٹھا لیا اور حضرت نعمانؓ کو کپڑے سے ڈھانک دیا اور جھنڈا لے کر حذیفہؓ بن یمان کے پاس آئے جو حضرت نعمانؓ کے جانشین تھے حضرت حذیفہؓ نعیم بن مقرن کو لے کر اس مقام پر آ گئے جہاں نعمانؓ تھے اور اس جگہ جھنڈا بلند کر دیا گیا اور حضرت مغیرہؓ کے مشورہ کے مطابق حضرت نعمانؓ کی وفات کو لڑائی کا نتیجہ نکلنے تک مخفی رکھا گیا اخبار طوال میں لکھا ہے کہ حضرت نعمانؓ بن مقرن جب زخمی ہو کر گرے تو ان کے بھائی انہیں اٹھا کر خیمہ میں لے گئے اور ان کا لباس خود پہن لیا اور ان کی تلوار لے کر ان کے گھوڑے پر سوار ہو گئے اور اکثر لوگوں کو یہ غلط فہمی رہی کہ یہ حضرت نعمانؓ ہیں۔

مورخ طبری نے نہایت نازک مرحلہ پر امیر کے حکم کی اطاعت کی ایک مثال لکھی ہے۔ حضرت نعمانؓ نے اعلان کر دیا تھا کہ اگر نعمان قتل بھی ہو جائے تو کوئی شخص لڑائی چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ نہ ہو۔ بلکہ دشمن سے مقابلہ جاری رکھے۔

معقل کہتے ہیں کہ حضرت نعمانؓ گرے تو میں آپ کے پاس آیا کہ مجھے آپ کا حکم یاد آیا اور میں واپس چلا گیا۔

لڑائی دن بھر بڑے زور سے جاری رہی رات ہوتے ہوتے دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے اور میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔

معقل کہتے ہیں کہ فتح کے بعد حضرت نعمانؓ کے پاس آیا ان میں رمق باقی تھی۔ میں نے ان کا چہرہ اپنی چھاگل سے دھویا۔ آپ نے میرا نام پوچھا اور دریافت کیا کہ مسلمانوں کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے فتح و نصرت کی بشارت ہو۔

آپ نے فرمایا الحمدللہ عمرؓ کو اطلاع کر دو۔

حضرت عمرؓ نہایت شدت سے لڑائی کے نتیجہ کے منتظر تھے جس رات لڑائی متوقع تھی وہ رات آپ نے نہایت بے چینی سے جاگ کر گزاری اور دعا میں مصروف رہے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی حاملہ عورت تکلیف میں ہے۔

قاصد فتح کی خوش خبری لے کر مدینہ پہنچا۔ حضرت عمرؓ نے الحمدللہ کہا اور نعمانؓ کی خیریت پوچھی۔ قاصد نے ان کی وفات کی خبر سنائی تو آپ کو سخت صدمہ ہوا اور آبدیدہ ہو گئے قاصد نے دوسرے شہداء کے نام سنائے اور کہا امیر المومنین اور بھی بہت سے مسلمان شہید ہوئے ہیں جنہیں آپ نہیں جانتے۔ حضرت عمرؓ نے روتے ہوئے کہا

عمرؓ انہیں نہیں جانتا تو انہیں اس کا کوئی نقصان نہیں۔ اللہ انہیں جانتا ہے۔ وہ مسلمانوں میں غیر معروف ہیں مگر اللہ نے ان کو شہادت دے کر معزز کر دیا ہے۔ اللہ ان کو پہچانتا ہے۔ عمرؓ کے پہچاننے سے انہیں کیا غرض۔

ریل گاڑی کا راستہ

جب قادیان میں ریل لانے کا منصوبہ تیار ہوا تو منصوبہ کے مطابق حکومت کا ارادہ ریلوے لائن کو قادیان کے جنوب کی جانب بہشتی مقبرہ سے متصل باغ کے ساتھ لائن بچھانے کا تھا اس طرح بہشتی مقبرہ قادیان پبلک کے لئے Expose ہونے کا امکان تھا۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعود اس سلسلہ میں بہت زیادہ متفکر تھے حضور نے احباب سے دعا کی تحریک فرمائی اور حضرت عبدالستار خان افغان رفیق حضرت مسیح موعود کو بھی اس سلسلہ میں دعا کی تحریک کی گئی تو آپ نے کشف میں دیکھا کہ ریل گاڑی بہشتی مقبرہ کے پاس سے گزر رہی ہے آپ نے اُسے کک Kick مار (ٹھڈا) اور دور پھینک دیا۔ چنانچہ جس جانب گاڑی گری بعد میں اسی جانب ریلوے لائن بچھائی گئی (حالانکہ اس جانب سے گاڑی کو لمبا چکر کاٹنا پڑا) اور یوں بہشتی مقبرہ کے پاس سے ریل گزارنے کا منصوبہ رہ گیا۔

(حضرت عبدالستار خان افغان از عبدالرحیم عادل ص 40)

کچھوا - دلچسپ اور عجیب مخلوق

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

کچھوا بھی کیسی عجیب و غریب مخلوق ہے۔ آپ مچھلی پکڑنے کے لئے کنڈی پانی میں ڈالتے ہیں۔ ''چال'' ہوتی ہے۔ آپ بڑے جوش وخروش سے ڈوری باہر کھینچتے ہیں تو سرے پر مچھلی کی بجائے کچھوا پاتے ہیں۔ جھنجھلا کر آپ کنڈی اس کے منہ سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ پوری گردن کو اپنے ہڈی سے زیادہ سخت اور مضبوط خول کے اندر چھپا کر آرام سے بیٹھ جاتا ہے۔ آپ کنڈی نکالنے کے لئے لاکھ جتن کریں لیکن بے سود ڈوری پر زور لگائیں تو وہ ٹوٹ جائے گی پر نہ کچھوے کی گردن خول سے باہر نکلے گی اور نہ کنڈی آپ کو واپس ملے گی۔ ایک دفعہ ایک دوست کی کئی بار کی پر زور دعوت پر ہم اس کے ساتھ مچھلی کے شکار پر گئے۔ سارا دن بیٹھ بیٹھ کر کمر اکڑ گئی۔ دھوپ نے جلا ڈالا اور شکار کیا ہاتھ لگا۔ متعدد بار کنڈی مچھلی کی امید میں باہر کھینچی۔ اکثر و بیشتر خالی باہر آئی۔ تین دفعہ بھاری بھرکم ہو کر باہر نکالی تو تینوں دفعہ کچھوا۔ کانوں کو ہاتھ لگایا کہ آئندہ مچھلی کے شکار پر نہیں جائیں گے۔ اس سے تو ائرگن ہی بھلی۔ ایک جگہ نہیں تو دوسری جگہ۔ پھر پھرا کر آدمی کچھ نہ کچھ لے ہی آتا ہے۔ یہ مچھلی کی آس میں ایک جگہ بیٹھے بیٹھے سارے دن کی بوریت اور شام کو خالی ہاتھ واپس۔

کچھوے کی اقسام

اوپر جس کچھوے کا ذکر ہوا ہے وہ تو معمولی سی جسامت کا کچھوا ہے جس کو اول تو ہم لوگ کھانا ہی پسند نہیں کرتے اور اگر کچھ من چلے اس میں سے گوشت نکالنے کا سوچیں بھی تو اس کی سخت کھوپڑی کے نچلے حصہ سے بمشکل کوئی آدھ سیر تین پاؤ گوشت ہاتھ آئے گا۔ اگرچہ دریاؤں میں پایا جانے والا ایک بڑے سائز کا کچھوا بھی ہوتا ہے جسے عرف عام میں پریت کہا جاتا ہے لیکن وہ بہت شاذ و نادر ہی ہاتھ آتا ہے۔ دراصل کچھوے کی سائز کے لحاظ سے بے شمار اقسام ہیں پورے جوان کچھوے کا سائز 4 انچ سے لے کر 4 فٹ تک ہو سکتا ہے اور وزن آدھ کلو سے لے کر 600 پونڈ تک۔ 600 پونڈ کا مطلب ہے 7 من سے زیادہ۔ یعنی ڈیڑھ بھینس کے برابر! اور یہ ابھی اس کچھوے کی بات ہو رہی ہے جو تازہ پانی یعنی دریا جھیل وغیرہ میں پایا جاتا ہے اور جو پانی اور خشکی دونوں جگہ رہ سکتا ہے۔ سمندر میں پایا جانے والا بڑے سائز کا کچھوا جسے Sea Turtle کہا جاتا ہے اس کی ایک قسم Leatherback Turtle ہوتی ہے جس کی کھوپڑی ہڈی کی طرح سخت ہونے کی بجائے سخت چمڑے سے بنی ہوتی ہے اور ہمیشہ پانی کے اندر رہتا ہے۔ کبھی باہر نہیں آتا۔ اس کی لمبائی 8 فٹ اور وزن 1500 پونڈ تک ہوتا ہے۔ یعنی 4 بھینسوں سے زیادہ وزن! اپنے سائز اور پشت کے بے شمار مختلف رنگوں اور ڈیزائنوں کے لحاظ سے کچھوے کی بے شمار اقسام ہیں لیکن اس کو مجموعی طور پر دو قسموں میں بھی بانٹا جا سکتا ہے۔ ایک وہ جو ہمیشہ پانی میں ہی رہتے ہیں انہیں Turtle کہا جاتا ہے اور دوسرے وہ جو خشکی اور پانی دونوں جگہ پائے جاتے ہیں انہیں Tortoise کہا جاتا ہے۔ بعض کچھوے صرف گوشت خور ہوتے ہیں اور بعض سبزی خور۔ بعض اپنے Flippers یعنی تیرنے والے اطراف کے پروں کو پرندوں کی طرح اوپر نیچے حرکت دے کر تیرتے ہیں اور بعض آگے سے پیچھے کی طرف چپو کی طرح چلا کر تیرتے ہیں۔ بعض کچھوے اپنی گردن اور دم کو اپنے سخت خول میں چھپا لیتے ہیں۔ بعض کچھوے خصوصاً سمندری ٹرٹل ایسا نہیں کر سکتے۔ بعض کی کھوپڑی بہت سخت ہوتی ہے۔ بعض کی نرم۔ کچھوے اور خرگوش کی کہانی کے مطابق عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ کچھوا بہت سست رفتار جانور ہے لیکن ایک ایسا کچھوا بھی ہے جسے Green Turtle کہا جاتا ہے اور جو صاف اور ہموار میدان میں انسان سے تیز بھاگتا ہے۔ اسی طرح سمندری کچھوے 20 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پانی میں تیر سکتے ہیں۔ کچھوے کے دانت نہیں ہوتے بلکہ سر کے آگے ایک چھوٹی سی سخت چونچ ہوتی ہے جس کی مدد سے یہ اپنی خوراک کو چیرتا پھاڑتا ہے۔ بعض کچھوے ایک وقت میں صرف ایک انڈہ دیتے ہیں اور بعض 200 انڈے تک۔

کچھ عجیب و غریب باتیں

یورپ اور امریکہ اور دنیا کے بیشتر ممالک میں یہ بڑا من پسند گوشت سمجھا جاتا ہے اور بڑے شوق سے کھایا جاتا ہے امریکہ میں تو باقاعدہ اس کے ایسے ہی فارم بنے ہوئے تھے جس طرح مرغیوں اور بھیڑوں وغیرہ کو گوشت کے لئے پالا جاتا ہے۔ 1975ء میں کچھوے کے گوشت میں ایک خاص بیماری کے جراثیم پائے جانے کا پتہ چلنے کے بعد تجارتی بنیادوں پر اس کے فارم بنانے ممنوع قرار دے دئے گئے۔ کچھوا دنیا کے قدیم ترین جانوروں میں سے ایک ہے۔ آج سے ساڑھے آٹھ کروڑ سال قبل بھی یہ کرۂ ارض پر پایا جاتا تھا۔ اڑھائی کروڑ سال پہلے ایک کچھوے کا سائز 12 فٹ تھا جو اب ناپید ہو چکا ہے کچھوے اپنے انڈے زمین میں گڑھا کھود کر اس میں دیتے ہیں اور پھر اس کو بند کر کے چلے جاتے ہیں اور ماں پلٹ کر بھی وہاں نہیں آتی۔ تقریباً 100 دن کے بعد انڈے میں سے بچے اپنی سخت چونچ سے انڈا توڑ کر باہر آتے ہیں تو ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ بے یار و مددگار۔ انہیں زمین کھود کر خود ہی باہر آنا ہوتا ہے۔ خود ہی خوراک تلاش کرنا ہوتی ہے اور خود ہی رینگ کر چھپنے کے لئے پانی تک پہنچنا ہوتا ہے۔ اس اثنا میں مختلف پرندے اور جانور ان کو شکار کرتے ہیں۔ پانی میں مچھلیاں انہیں ہڑپ کر لیتی ہیں۔ انڈے میں سے نکلنے سے قبل بھی کئی قسم کے جنگلی جانور گڑھا کھود کر انڈوں کو پیتے رہتے ہیں۔ اور تو اور حضرت انسان بھی سمندروں اور دریاؤں کے کنارے ان انڈوں کی تلاش میں رہتا ہے۔ الغرض کچھوے کی بچپن کی زندگی کی کہانی بہت ہی دلگداز داستان ہے۔ نر اور مادہ کے صرف ایک دفعہ کے ملاپ کے بعد کئی سال تک کے لئے انڈے بار آور ہو جاتے ہیں اور مادہ انہیں متعدد انڈے دینے کے موسموں میں دیتی چلی جاتی ہے۔ Green Turtle کی مادہ زندگی میں صرف اس وقت پانی سے باہر نکلتی ہے جب اس نے کنارے پر گڑھا کھود کر اس میں انڈے دینے ہوتے ہیں اور وہ ہمیشہ ایک مخصوص جگہ پر ہی انڈے دیتی ہے۔ اس کے لئے اسے سمندر میں کئی ہزار میل کا سفر کر کے اس خاص جگہ پر پہنچنا پڑتا ہے۔ وہاں انڈے دبا دینے کے بعد پھر وہ سمندر میں غائب ہو جاتی ہے۔ ایک موسم میں بعض دفعہ مادہ سات سات بار تک انڈے دیتی ہے۔ اپنے پچھلے پاؤں سے گڑھا کھودتی ہے اور انڈوں کو اس میں دبا دیتی ہے۔ سورج کی تمازت سے بچے نکلتے ہیں۔ اور درجہ حرارت کی کمی بیشی کے مطابق بچوں میں سے نر اور مادہ کا تعین ہوتا ہے۔ کچھوا ایک سو سال سے زیادہ تک عمر پا سکتا ہے لیکن زندگی کے شروع کے 5 تا 10 سال کے زمانے میں اس کی جسمانی نشوونما تقریباً مکمل ہو جاتی ہے۔ باقی عمر میں بہت کم بڑھتا ہے۔ کچھوا Cold Blooded جانور ہے یعنی ہماری طرح گرمیوں اور سردیوں میں اس کا جسم ایک خاص درجہ حرارت قائم نہیں رکھتا بلکہ جو اس کے ماحول کا درجہ حرارت ہوگا وہی اس کے جسم کا ہو جائے گا اس کے لئے یہ زیادہ گرمی اور سردی برداشت نہیں کر سکتا۔ زیادہ سردی میں یہ Hibernate کر جاتا ہے یعنی بغیر کھائے پئے کسی کھوہ میں چھپ کر سویا رہتا ہے اور موسم تبدیل ہونے پر باہر آتا ہے اسی طرح زیادہ گرمی میں Estivate کر جاتا ہے یعنی اپنی تمام سرگرمیاں بند کر کے ڈھیلا ڈھالا ہو کر پڑا رہتا ہے۔ غالباً کچھوے کا سب سے بڑا دشمن انسان ہے جو اس کے انڈوں کی تلاش میں رہتا ہے۔ اس کے گوشت کو کھانے اور مختلف ڈیزائنوں اور رنگوں سے سجی ہوئی کھوپڑی کو گھر میں سجاوٹ کے لئے استعمال کرنے کی خاطر اس کا شکار کرتا ہے اور رہائشی علاقوں۔ کارخانوں اور زرعی مقاصد کے لئے زیادہ سے زیادہ زمین کے حصول کے لئے کچھوے کی قدرتی رہائش گاہوں۔ ندی نالوں اور جوہڑوں وغیرہ کو ختم کرتا جا رہا ہے۔ نیز آئل ٹینکرز اور کیمیاوی فضلہ کی وجہ سے سمندر کے پانی کو آلودہ کر کے ہر قسم کی آبی حیات کے لئے نت نئے خطرات پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

کمزوری کی وجہ سے لیٹے رہنے پر مجبور تھے۔ مگر آپ کے علمی مشاغل جاری تھے۔ مثلاً اخبار پڑھنا وغیرہ۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا صاحب مرحوم کی چارپائی کے قریب کرسی پر بیٹھ گئے تو میں نے دیکھا کہ دونوں بھائیوں پر خاموشی طاری تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دونوں کے دل شرم وحیا سے لبریز ہیں۔ آخر خاکسار نے کچھ توقف کے بعد مرزا صاحب مرحوم کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ جیسا کہ آپ خواہش ظاہر کر چکے ہیں۔ آپ اب ہاتھ بڑھائیں اور بیعت کر لیں۔ چنانچہ انہوں نے برضاء ورغبت ہاتھ بڑھایا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے ان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا تاکہ اس دیر سے بچھڑے ہوئے بھائی کو اپنے عالی مقام والاشان خدا کے جری کے آغوش شفقت میں داخل کر لیں۔

بیعت شروع ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح دھیمی آواز سے بیعت کے الفاظ منہ سے نکالتے اور مرزا صاحب مرحوم ان کو دہراتے تھے۔ جس وقت یہ الفاظ بولے گئے کہ:

''آج میں محمود کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر کے احمدی جماعت میں داخل ہوتا ہوں''۔ تو اس وقت میرے قلب کی عجیب کیفیت ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عجیب نظارہ آنکھوں کے سامنے آگیا کہ ایک چھوٹے بھائی کو جو بڑے بھائی سے عمر میں بہت چھوٹا ہے بلکہ اس کی اولاد کے برابر ہے۔ خدا تعالیٰ نے وہ مرتبہ دیا کہ وہ آج اپنے بڑے بھائی سے یہ الفاظ کہلوا رہا ہے کہ میں آج اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر کے جن میں میں گرفتار تھا۔ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ پھر اس کے بعد یہ الفاظ بھی دہرائے گئے کہ آئندہ بھی میں ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کروں گا شرک نہیں کروں گا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اور جو آپ نیک کام بتائیں گے ان میں آپ کی فرمانبرداری کروں گا۔ حضرت مسیح موعود کے تمام دعوؤں پر ایمان رکھوں گا وغیرہ وغیرہ۔

ان الفاظ کے خاتمہ پر حسب معمول حضور نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور مرزا صاحب مرحوم اور دیگر حاضرین نے بھی ہاتھ اٹھا کر دعا میں شمولیت اختیار کی۔ دعا کے کچھ دیر بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنے مکان پر واپس تشریف لے گئے۔ اور یہ ناچیز راقم خوشی سے لبریز دل کے ساتھ اپنے کام پر چلا گیا۔ اس وقت کئی ذوقی باتیں میرے دل میں آئی تھیں۔ ایک خیال یہ بھی آیا کہ مرزا صاحب مرحوم نے جو میرے رویا بیان کرتے وقت مجھ سے جو برقت قلب کہا تھا کہ ''ڈاکٹر صاحب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انسانوں میں داخل کرے'' کچھ ایسے رنگ میں یہ الفاظ منہ سے نکلے تھے کہ خدا تعالیٰ کے حضور قبولیت پکڑ گئے۔ اور حضرت مرزا صاحب مرحوم کو سلسلہ میں داخل ہونا اور بہشتی مقبرہ میں اپنے عالی شان والد حضرت مسیح موعود کے قدموں میں سونا نصیب ہوا۔

حضرت مرزا صاحب نے بیعت 25/ دسمبر 1930ء کو کی۔ اور 2 جولائی 1931ء کو وفات پائی۔

(الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۴۵ء)

اطلاعات واعلانات

نکاح وتقریب رخصتانہ

مکرم سمیع اللہ قمر صاحب مربی سلسلہ زمبابوے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی صاحبزادی عزیزہ طاہرہ قمر صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم عدنان مامون صاحب ابن مکرم شیخ مامون احمد صاحب مبلغ سات ہزار پونڈ سٹرلنگ پر مورخہ 24 نومبر 2001ء کو مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب انچارج دفتر رشتہ ناطہ نے دفتر انصاراللہ مرکزیہ ربوہ کے لان میں پڑھا- اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اس موقع پر مکرم حمید احمد ظفر صاحب نے دعا کرائی- عزیزہ طاہرہ قمر صاحبہ مکرم عطاء اللہ صاحب آف کنری کی پوتی ہیں اور عزیز عدنان مامون صاحب مکرم شیخ عبدالواحد صاحب مرحوم مربی سلسلہ کے پوتے ہیں- احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے مبارک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

درخواست دعا

- مکرم ڈاکٹر صفی اللہ صاحب امیر ضلع میانوالی اطلاع دیتے ہیں کہ ''میرے خسر مکرم خالد محمود بھٹی صاحب ٹاؤن شپ لاہور حال امریکہ کا واشنگٹن میں دل کا بائی پاس اپریشن ہوا ہے- احباب جماعت سے ان کی صحت وسلامتی اور آپریشن کی پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے درخواست دعا ہے-
- مکرم فخر الاسلام صاحب مربی سلسلہ نائیجر کے والد مکرم محمد حنیف قمر صاحب دارالیمن شرقی ربوہ گزشتہ کچھ عرصہ سے فالج کے اثرات کی وجہ سے علیل ہیں احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے-
- مکرم حافظ فیض اللہ صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار رہتے ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں-
- مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ابن چوہدری بدردین صاحب محلہ باب الابواب کئی دنوں سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے- احباب سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے-
- مکرم نعیم طاہر سون صاحب مربی سلسلہ پنڈدادنخان ضلع جہلم کے چچا مکرم ادریس احمد سون صاحب سیکرٹری وقف نو باٹاپور لاہور کا مورخہ 11 دسمبر 2001ء کو آپریشن ہوا ہے- احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں آپریشن و مابعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے-
- مکرم شیخ وحید احمد صاحب ابن مکرم شیخ صدیق احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ دنیاپور کا گردوں کا اپریشن فاطمہ میڈیکل سنٹر ملتان میں ہوا ہے- احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے-
- مکرم چوہدری ارشد بیگ صاحب صدر جماعت احمدیہ 366/W.B کوٹلی موڑ ضلع لودھراں دل اور سانس کے عارضے میں مبتلا ہیں- احباب جماعت سے ان کی صحت اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے-
- مکرم چوہدری شفیع احمد صاحب آف چاہ بی بی والا ضلع لودھراں ایک عرصے سے گردے اور مثانہ کی تکلیف میں مبتلا ہونے کے باعث علیل ہیں- درخواست دعا ہے-
- محترمہ زرینہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم محمد اسلم صاحب مرحوم دارالصدر جنوبی ربوہ کی آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے-

نمایاں کامیابی

- مڈل کے بورڈ کے امتحان 2001ء میں ربوہ کے درج ذیل طلباء و طالبات کے اپنے اپنے تعلیمی ادارہ جات میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے- اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید کامیابیوں سے نوازے-
- عزیزہ عنبرین مسعود بنت مکرم طیب مسعود صاحب گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ حاصل کردہ نمبر 701
- انصر احمد ابن محمد اشرف صاحب نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ حاصل کردہ نمبر 656
- امتہ القیوم گورنمنٹ مڈل سکول دارالیمن ربوہ حاصل کردہ نمبر 638
- مدیحہ بشریٰ گورنمنٹ فضل عمر گرلز ہائی سکول ربوہ حاصل کردہ نمبر 625

بقیہ صفحہ 1

میں یہ بھی اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ مخلصین جو دوسروں سے آگے رہنے کے خواہشمند ہوا کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ دسمبر کے مہینہ کے اندر اندر اپنے وعدے لکھوادیں اس طرح وہ جماعتیں جو اچھا نمونہ دکھانا چاہتی ہیں انہیں بھی چاہئے کہ وہ اپنی فہرست مکمل کرکے 31 دسمبر تک بلکہ ہو سکے تو جلسہ سالانہ سے پہلے ہی مرکزی دفتر تحریک جدید میں بھجوادیں''

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ المصلح الموعود کے ارشاد کی تعمیل میں دعاؤں سے کام لیتے ہوئے اپنے وعدہ جات 31 دسمبر تک دفتر تحریک جدید پہنچانے کی پوری سعی فرمادیں۔

(ایڈیشنل وکیل المال تحریک جدید)

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عالمی خبریں

امریکہ اسرائیل کو 52 ایف 16 طیارے دیگا امریکی ایروسپیس گروپ لاک ہیڈ مارٹن نے اس بات کی تصدیق کردی ہے کہ اسرائیل اس سے 52 ایف 16 لڑاکا طیارے خریدے گا- اس مقصد کے لئے ایک ارب 36 کروڑ ڈالر کا سودا طے پاچکا ہے- جس کی طیارہ ساز ادارے نے تصدیق کردی ہے-

بھارت نے سرحدی دیہات خالی کرالئے بھارتی فوج نے پونچھ اور باغ سیکٹر میں کنٹرول لائن پر بڑے پیمانے پر جنگی تیاریاں شروع کردی ہیں- بھارت نے اس کے علاوہ مزید افواج بھی ہیلی کاپٹر کے ذریعے اگلے موروچوں پر پہنچادی ہیں-

کنٹرول لائن اور ورکنگ باؤنڈری پر بھارتی گولہ باری بھارتی فوج نے کنٹرول لائن اور سیالکوٹ ورکنگ باؤنڈری پر فائرنگ اور گولہ باری جاری رکھی- ورکنگ باؤنڈری کے چاروا' شکر گڑھ' سچیت گڑھ اور ظفروال سیکٹروں پر پاکستانی سرحدی دیہات کو نشانہ بنایا گیا ہے-

مزید مدد فراہم کی جاسکتی ہے اتحادی ممالک کے ترجمان کینٹن کینتھ نے کہا ہے کہ پاک افغان سرحد کی نگرانی اور مواصلاتی رابطوں میں اتحادی ممالک پاکستان کی مدد کر رہے ہیں اس سے زیادہ مدد اگر درکار ہو تو پاکستان کی درخواست پر فراہم کی جاسکتی ہے- ایک بریفنگ میں ترجمان نے کہا کہ پاک افغان سرحد پر القاعدہ کے ارکان کے خلاف کارروائی سے دہشت گردی کے خاتمے کے لئے پاکستان کے عزم کا اظہار ہے- متعدد سوالوں کے جواب میں ترجمان نے کہا کہ اسامہ بن لادن کی تلاش جاری ہے لیکن اس بارے میں کوئی نئی معلومات دستیاب نہیں ہیں-

افغانستان میں امن فوج کا پہلا دستہ افغانستان کے لئے امن فوج کے پہلے دستے کے طور پر 53 برطانوی فوجیوں پر مشتمل ایک کمپنی ملک کے شمال میں بگرام کے ہوائی اڈے پر اتر گئی- امن فوج کی کل تعداد پانچ ہزار ہوگی- اس فوج کے افغانستان میں قیام کی مدت چار ماہ ہوگی- کابل اور اس کے گردونواح میں حفاظت کی ذمہ داری اس کے فرائض میں شامل ہے-

ناکہ بندی میں نرمی اسرائیل نے مغربی اردن کے فلسطینی علاقوں کی ناکہ بندی میں نرمی کرتے ہوئے نابلوس اور رملہ سے اپنی فوجیں واپس بلالیں- اس اقدام کو فلسطینی رہنما یاسر عرفات کی فلسطینی مجاہد تنظیموں کے خلاف کارروائی کے جواب کے طور پر اٹھایا گیا-

کابل جانے والے قافلے پر امریکی بمباری کابل جانے والے شہریوں کے ایک قافلے پر امریکی طیاروں کی بمباری سے کم از کم ساٹھ افراد جاں بحق اور سینکڑوں زخمی ہوگئے- ایک قبائلی رہنما نے بی بی سی کو بتایا کہ اس قافلے پر مشرقی افغانستان میں پکتیا صوبے کے زدران علاقے میں حملے کئے گئے- یہ قافلہ عبوری حکومت کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے کابل جارہا تھا-

تورابورا کے غاروں کی تلاشی امریکی اور اتحادی فوجوں نے القاعدہ کے ارکان کو نکالنے کے لئے تورابورا کی غاروں اور سرنگوں کی تلاش کا کام جاری رکھا ہے- پینٹا گون کی اطلاع کے مطابق فوجی ایک ایک کرکے تمام غاروں کو صاف کر رہے ہیں- ترجمان ٹومی فرینکس کے مطابق مزید کام کے لئے فوجیوں کا ایک دستہ تشکیل دیا جا رہا ہے اور اس کام میں کافی وقت لگ سکتا ہے-

ارجنٹائن کے صدر استعفیٰ دے کر ہیلی کاپٹر پر فرار مارشل لاء اور اقتصادی بحالی کے خلاف ملک میں تین روز جاری احتجاجی تحریک کے بعد ارجنٹائن کے صدر فرنانڈو نے استعفیٰ دے دیا ہے- سابق صدر ہیلی کاپٹر کے ذریعے نامعلوم منزل کی طرف فرار ہوگئے ہیں- نئے عبوری صدر رامن پیوٹرا نے عہدہ صدارت سنبھال لیا ہے- نئے صدر نے کہا ہے کہ وہ 48 گھنٹے سے زائد اقتدار میں نہیں رہیں گے- رامن پیوٹرا جوسینٹ کے لیڈر اور حزب مخالف پیرومنٹ پارٹی کے سربراہ ہیں نے کہا ہے کہ تمام گورنر صاحبان اس بات پر رضامند ہیں کہ 60 روز کے اندر نئے صدارتی الیکشن کرادیئے جائیں- انہوں نے کہا کہ میں نے صدر کا آفس باقاعدہ طور پر نہیں سنبھالا اور نہ ہی منتخب ہوا ہوں-

امریکہ عراق پر حملہ نہیں کرے گا برطانوی وزیر خارجہ جیک سٹرا نے کہا ہے کہ عراق کے خلاف امریکی شہروں اور واشنگٹن میں ہونے والی دہشت گردی میں ملوث ہونے کے بارے میں کوئی شواہد نہیں ملے اور نہ ہی عراق کے خلاف امریکی فوجی آپریشن شروع کئے جانے کا کوئی امکان ہے-

آسٹریلیا نے بھی پابندی لگادی آسٹریلیا نے طالبان اور القاعدہ کے ساتھ قریبی روابط رکھنے کے الزام میں جیش محمد اور حرکت المجاہدین سمیت کئی دوسری تنظیموں اور افراد کے اثاثے منجمد کرنے کا اعلان کیا ہے-

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 22دسمبر-گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 9اورزیادہ سے زیادہ 20درجے سنٹی گریڈ

☆ سوموار 24-دسمبر غروب آفتاب: 5-12
☆ منگل 25-دسمبر طلوع فجر: 5-36
☆ منگل 25-دسمبر طلوع آفتاب: 7.04

بھارت نے ہائی کمشنر واپس بلالیا بھارت نے پاکستان سے اپنا ہائی کمشنر واپس بلالیا ہے اور دونوں ملکوں کے درمیان ریلوے اور بس رابطے بھی توڑ لئے ہیں- وزارت خارجہ کی ترجمان نروپما راؤ نے بتایا کہ بھارت پاکستان کے لئے یکم جنوری 2002ء سے سمجھوتہ ایکسپریس اور دہلی' لاہور بس سروس بند کردے گا-

لشکر طیبہ اور امہ تعمیر نو کے اثاثے منجمد کرنے کا اعلان امریکہ کی جانب سے لشکر طیبہ کو دہشت گرد تنظیم قرار دیئے جانے کے بعد پاکستان نے بھی لشکر طیبہ اور ایٹمی سائنسدان بشیر الدین کی تنظیم امہ تعمیر نو کے اثاثے ضبط کرنے کا اعلان کردیا ہے- امریکی صدر بش نے ان دونوں کے اثاثے ضبط کرنے کا اعلان کیا تھا- سیکرٹری اطلاعات نے اے ایف پی کو بتایا کہ ان دونوں تنظیموں کے تمام اثاثے منجمد کرنے کے لئے سٹیٹ بینک کو ہدایت جاری کردی گئی ہے-

چین مسئلہ کشمیر اور بھارت کے ساتھ کشیدگی ختم کرائے صدر مملکت جنرل مشرف نے چین سے کہا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کے حل اور لائن آف کنٹرول پر کشیدگی میں کمی کے لئے اپنا اثرورسوخ استعمال کرے- صدر مملکت نے چینی تھنک ٹینک کے ارکان' پالیسی سازوں' دانشوروں اور اخبارات کے مدیران کے اجتماع سے ملاقات میں خطاب کرتے کہا کہ مسئلہ کشمیر خطہ میں کشیدگی کا سبب ہے- انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بین الاقوامی برادری کو خطہ میں امن وسلامتی کو یقینی بنانے کے لئے اس مسئلہ کے حل کے لئے بھارت پر دباؤ ڈالنا چاہئے انہوں نے کہا میں نے چین کے صدر جیانگ ژیمن کے ساتھ اپنی ملاقات کے دوران ان سے درخواست کی ہے کہ تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے اپنا اثرورسوخ استعمال کرے- انہوں نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں حمایت کرنے اور افغانستان میں امن کی بحالی کے لئے کوششوں کے ضمن میں پاکستان کے موقف کو بیان کیا-

چین کی پیشکش چین نے مسئلہ کشمیر کے پرامن حل کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے بھارتی پارلیمنٹ پر حالیہ حملے کے باعث پیدا ہونے والی کشیدگی ختم کرنے کے لئے پاکستان اور بھارت کے درمیان ثالثی کی پیشکش کی ہے- تاہم چین نے کہا ہے کہ دونوں ملک اپنے تنازعات حل کرانے کے لئے براہ راست مذاکرات بھی کریں-

بھارت مہم جوئی کے نتائج پر غور کرلے وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ بھارت کو مشورہ دے دیا ہے اب وہ مہم جوئی کے نتائج پر غور کرلے- انہوں نے کہا کہ پاکستان بھارت کی کسی بھی اشتعال انگریز کارروائی کا بھرپور جواب دے گا-

اعلان تعطیل

✿ مورخہ 25دسمبر 2001ء کو قائداعظم کے یوم پیدائش کی قومی تعطیل کی وجہ سے دفتر الفضل بند رہے گا- لہٰذا اس دن پرچہ شائع نہ ہوگا- قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں-

ہاضمے کالذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد' بدہضمی' اپھارہ کے لئے کھانا ہضم کرتا ہے- ہروقت گھر میں رکھنے والی دوا
(رجسٹرڈ)
تیارکردہ **ناصر دواخانہ** گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں- ریڈی میڈ زیورات بھی دستیاب ہیں ہم واپسی پر کاٹ نہیں لیتے-
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837 رہائش 214321

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61